Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

رمیش کمار

بنام

ریاست بہار و دیگران

تاریخ فیصلہ: 4 اگست، 1993

[ڈاکٹر اے ایس آنند اور این پی سنگھ، جسٹس صاحبان]

تعزیراتِ ہند 1860: دفعات 34 اور 304 حصہ II- متوفی کی گردن میں رسی باندھ کر لاتوں، مکوں اور گھسیٹنے سے لگنے والے زخموں کی وجہ سے موت-ٹرائل کورٹ نے ملزم کو دفعہ 302/34 کے تحت عمر قید کی سزا سنائی-عدالتِ عالیہ کی دفعہ 304، حصہ 34/II کے تحت اثباتِ جُرم میں ترمیم اور سات سال کی قید بامشقت-آیا جائز ہو-قرار پایا کہ: "عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی سزا نرم تھی-لیکن سزا میں اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اضافہ نہیں کیا گیا کہ ملزم پہلے ہی سزا کاٹ چکا ہو گا-تاہم متوفی کے بیٹے پر اضافی جرمانہ عائد کیا گیا۔

جواب دہندگان میں سے تین کے ساتھ ایک اور شخص (متوفی ہونے کے بعد سے) پر اپیل گزار کے والد کے قتلِ عمد کا مقدمہ چلایا گیا۔ سیشن جج نے تینوں فریقینِ مخالف کو تعزیراتِ ہند کی دفعہ 34/302 کے تحت مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قیدِ قید بامشقت سنائی۔ مدعاعلیہان میں سے ایک کو متوفی کے شخص سے اشیاء چوری کرنے کے لیے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 379 کے تحت بھی مجرم قرار دیا گیا تھا، حالانکہ اس کے لیے کوئی علیحدہ سزا نہیں دی گئی تھی۔

تینوں مدعاعلیہان نے اپنی اثباتِ جُرم کے خلاف عدالت عالیہ میں اپیل کو ترجیح دی۔ عدالت عالیہ نے مدعاعلیہان کے جرم کے حوالے سے ٹرائل کورٹ کے نتائج سے اتفاق کیا، لیکن پایا کہ دفعہ 302/34 تعزیراتِ ہند کے تحت مدعاعلیہان کی اثباتِ جُرم، مقدمے کے حقائق اور حالات میں، جائز نہیں تھی اور اس کے مطابق ان کی عمر قید کی اثباتِ جُرم کو دفعہ 304/ حصہ II کے تحت سات

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سال کی قید بامشقت میں تبدیل کر دیا۔اس نے دفعہ 379 کے تحت جواب دہندگان میں سے ایک کی اثباتِ جُرم کو برقرار رکھا۔

متوفی کے بیٹے-اپیل کنندہ کی طرف سے اس عدالت میں دائر اپیل میں، عدالت عالیہ کے حکم کے تقریباً سات سال بعد، یہ پیش کیا گیا کہ مقدمے کے حقائق اور حالات میں، عدالت عالیہ نے ملزم کی اثباتِ جُرم کو دفعہ 302/34 کے تحت دفعہ 304 پارٹ 11/34 تعزیراتِ ہند کے تحت ایک جرم میں تبدیل کرنے میں غلطی کی تھی، کہ مدعا علیہان نے متوفی کو حیران کر دیا، جو اپنے دھان کے کھیتوں میں جا رہا تھا اور اسے بھری ہوئی پستول سے گولی چلانے کے بعد، اس پر مکے، تھپڑ اور لاتوں سے حملہ کیا اور پھر اس کی گردن کو رسی سے باندھ کر گھسیٹا۔اسے قتلِ عمد کرنے کے پہلے سے طے شدہ ارادے کے ساتھ اور یہ کہ قتلِ عمد بھیانک تھا اور چونکہ پھانسی کا طریقہ استعمال کیا گیا تھا اور مدعا علیہان نے متوفی کے قتلِ عمد کا مشترکہ ارادہ کیا تھا، اس لیے انہیں نہ صرف تعزیراتِ ہند کی دفعہ 302/34 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا جانا چاہیے تھا بلکہ سزائے موت بھی دی جانی چاہیے تھی۔

جواب دہندگان کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ریکارڈ پر موجود قائم شدہ حالات سے ملزم کا متوفی کا قتلِ عمد کرنے کا ارادہ بالکل واضح نہیں تھا۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. اس میں کوئی شک نہیں کہ جواب دہندگان نے ایک اور شخص (چونکہ متوفی) کے ساتھ مل کر اس بدقسمت دن متوفی پر حملہ کیا۔استغاثہ نے ریکارڈ پر کامیابی سے یہ ثابت کیا ہے کہ تینوں مدعا علیہان نے جرم کا ارتکاب کیا اور نچلی عدالتیں اس سلسلے میں اپنے نتائج میں درست تھیں۔تاہم، جادوئی گواہی اور طبّی شواہد کو مدنظر رکھتے ہوئے، یہ ماننا مشکل ہے کہ ملزم-مدعا علیہان نے متوفی کو چوٹ پہنچانے کا ارادہ کیا تھا، جو عام طور پر موت کا سبب بننے کے لیے کافی تھے۔استغاثہ کی طرف سے ثابت کردہ حقائق اور ریکارڈ پر موجود قائم حالات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مقدمہ تعزیراتِ ہند کی دفعہ 300 میں موجود قتلِ عمد کی تعریف کی چار شقوں میں سے کسی میں نہیں آتا ہے۔

2. چوٹوں کا سبب بننے میں جواب دہندگان کو اس علم سے منسوب کیا جانا چاہیے کہ ان کے اعمال سے وہ متوفی کی موت کا سبب بن سکتے ہیں، حالانکہ اس کی موت کا سبب بننے یا اس طرح کی جسمانی چوٹ کا سبب بننے کا کوئی ارادہ نہیں ہے جس سے موت کا امکان ہو۔لہذا یہ جرم دفعہ 299

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تعزیراتِ ہند کی تیسری شق کے مطابق 'مجرمانہ قتلِ عمد' ہوگا جو دفعہ 304 پارٹ II/34 تعزیراتِ ہند کے تحت قابل سزا ہے۔ لہذا عدالت عالیہ کا فیصلہ جہاں تک دفعہ 34 تعزیراتِ ہند کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 304 حصہ II کے تحت جواب دہندگان کی اثباتِ جُرم کو ریکارڈ کرتا ہے، کسی بھی مداخلت کا مطالبہ نہیں کرتا ہے۔

3. اگرچہ عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی سات سال کی قید بامشقت سزا کافی نرم ہے اور اس میں اضافے کا مطالبہ کیا گیا ہے، لیکن چونکہ ملزم تقریباً ایک دہائی پہلے سات سال کی سزا کاٹ چکا ہوتا، اس لیے سات سال کی قید بامشقت میں اضافہ کرنے کی تجویز نہیں ہے، اور انصاف کے مقاصد پورے ہوں گے اگر تینوں مدعاعلیہان کو بھی 2500 روپے کا جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی جائے، جس کی خلاف ورزی پر انہیں چھ ماہ کی مزید قید بامشقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وصول ہونے پر 7.500 روپے کا کل جرمانہ اپیل کنندہ کو ادا کیا جانا چاہیے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 41، سال 1985۔

فوجداری اے نمبر 163، سال 1973 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے مورخہ 28.1.1977 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے بی بی سنگھ (غیر حاضر)۔

جواب دہندہ کے لیے یو ایس پرساد۔

عدالت کا فیصلہ ڈاکٹر آنند جسٹس کے ذریعے سنایا گیا۔

10 اکتوبر 1970 کو ضلع مظفر پور کے گاؤں چنگیل میں اپیل گزار کے والد ہربنش نارائن لال داس کو قتلِ عمد کر دیا گیا اور مدعاعلیہان رام برکش رائے، گیانی منڈل اور موہندر بیتھا کے ساتھ ساتھ کشیشور رائے (متوفی ہونے کے بعد سے) پر دفعہ 302/34 تعزیراتِ ہند کے تحت قتلِ عمد کے مذکورہ جرم کے لیے مقدمہ چلایا گیا۔ فاضل ایڈیشنل سیشن جج نے اپنے فیصلے مورخہ 31-03-1973 کے ذریعے، یہاں موجود تینوں فریقینِ مخالف کو تعزیراتِ ہند کی دفعہ 34/302 کے تحت جرم کا مرتکب قرار دیتے ہوئے، ہر ایک کو عمر قیدِ سخت کی سزا سنائی۔ مدعاعلیہ نمبر 2 گیانی منڈل کو بھی متوفی کے شخص سے کچھ اشیاء چوری کرنے کے لیے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 379 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گیا تھا۔تاہم اس جرم کے لیے کوئی علیحدہ سزا نہیں دی گئی۔جواب دہندگان نے پٹنہ میں بااختیار عدالت عالیہ میں اپنی اثباتِ جُرم اور سزا کے خلاف اپیل کو ترجیح دی۔عدالت عالیہ نے ریکارڈ پر موجود تمام شواہد کی دوبارہ جانچ پڑتال کے بعد مدعاعلیہان کے جرم کے حوالے سے ٹرائل کورٹ کے ذریعے درج کردہ نتائج سے اتفاق کیا۔عدالتِ عالیہ کے الفاظ میں:

> اوپر بیان کردہ شواہد کی جانچ پڑتال سے، ہمیں اس نتیجے پر پہنچنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی کہ استغاثہ کی کہانی جس کا انکشاف دو گواہوں نے کیا اور اس کی تصدیق دیگر گواہوں، یعنی موہن جھا (گواہ استغاثہ 1)، یشودا دیوی (گواہ استغاثہ 7)، اور گاؤں کے چوکیدار (گواہ استغاثہ 10) کے ساتھ ساتھ تفتیشی افسر اور ڈاکٹر کے ثبوت تمام معقول شکوک و شبہات سے بالاتر ہیں۔"

تاہم، عدالت عالیہ نے پایا کہ مدعاعلیہان کو دفعہ 302/34 تعزیراتِ ہند کے تحت جرم کے لیے اثباتِ جُرم دینا، مقدمے کے حقائق اور حالات میں، جائز نہیں تھا اور یہ کہ مدعاعلیہان کو صرف دفعہ 304/حصہ II کے تحت جرم کے لیے اثباتِ جُرم دی جا سکتی ہے جسے دفعہ 34 تعزیراتِ ہند کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے۔عدالت عالیہ کے مورخہ 1 کے فیصلے کے مطابق اثباتِ جُرم کو تبدیل کر دیا گیا اور عمر قید کی اثباتِ جُرم کو سات سال کی قید بامشقت سے تبدیل کر دیا گیا۔دفعہ 379 کے تحت جرم کے لیے گیانی منڈل کی اثباتِ جُرم برقرار رکھی گئی لیکن پھر اس کے لیے کوئی علیحدہ اثباتِ جُرم نہیں دی گئی۔

عدالت عالیہ کے فیصلے سے نالاں ہو کر متوفی کے بیٹے اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے حکم کے تقریباً سات سال اور 81 دن بعد 1984 میں اس عدالت میں خصوصی اجازت کی درخواست دائر کی، حالانکہ عدالت عالیہ نے 1984 میں ہی عدالت عظمیٰ میں اپیل دائر کرنے کے لیے درخواست کردہ فٹنس کا سرٹیفکیٹ دینے سے انکار کر دیا تھا۔خصوصی اجازت کی درخواست کے ساتھ، 15.1.1985 پر تاخیر کی معافی کے لیے درخواست بھی دائر کی گئی تھی۔اس عدالت نے 17.1.1985 کے ایک حکم کے ذریعے تاخیر کو معاف کر دیا اور اپیل کرنے کی خاص اجازت دے دی۔اس طرح اپیل ہمارے سامنے ہے۔

اپیل کنندہ نے بذاتِ خود اپنے مقدمے کی دلیل دی ہے۔انہوں نے معاملے کے حقائق کو وضاحت کے ساتھ ہمارے سامنے رکھا۔ان کی طرف سے یہ پیش کیا گیا کہ مقدمے کے حقائق اور

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حالات میں، عدالت عالیہ نے تعزیراتِ ہند کی دفعہ 302/34 کے تحت جرم کی اثباتِ جُرم کو دفعہ 304/حصہ II/34 کے تحت جرم میں تبدیل کرنے میں غلطی کی۔ اس نے ہمیں ریکارڈ پر موجود شواہد کے متعلقہ حصے سے گزارا۔ اپیل کنندہ کے مطابق، مدعاعلیہان نے متوفی کو حیران کر دیا، جو اپنے دھان کے کھیتوں میں جا رہا تھا اور اسے بھری ہوئی پستول سے گولی چلانے کے بعد اس پر مکوں، تھپڑ وں اور لاتوں سے حملہ کیا اور پھر متوفی کی گردن کو رسی سے باندھ دیا گیا اور اسے قتل کرنے کے ارادے سے گھسیٹا گیا۔ اپیل کنندہ نے پیش کیا کہ قتلِ عمد ایک بھیانک تھا اور چونکہ "پھانسی" کا طریقہ استعمال کیا گیا تھا، اس لیے جواب دہندگان نے متوفی کے قتلِ عمد کا مشترکہ ارادہ کیا تھا اور انہیں نہ صرف تعزیراتِ ہند کی دفعہ 302/34 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا جانا چاہیے تھا بلکہ موت کی سزائے موت بھی دی جانی چاہیے تھی۔ دوسری طرف مدعاعلیہان نے اپنے علمی وکیل کے ذریعے پیش کیا ہے کہ ریکارڈ پر موجود قائم حالات سے ملزم کا متوفی کا قتلِ عمد کرنے کا ارادہ بالکل بھی قابل فہم نہیں ہے۔

جیسا کہ پہلے ہی دیکھا گیا ہے، یہ واقعہ 1970 میں پیش آیا تھا اور ٹرائل کورٹ کی طرف سے اثباتِ جُرم 1973 میں ریکارڈ کی گئی تھی اور 1977 میں عدالت عالیہ نے اس میں ترمیم کی تھی۔ عدالت عالیہ نے تعزیراتِ ہند کی دفعہ 302/34 کے تحت اثباتِ جُرم کو دفعہ 304 حصہ /34 کے تحت اثباتِ جُرم میں تبدیل کرنے کے بعد اس اثباتِ جُرم کو عمر قید سے کم کر کے سات سال کی قید بامشقت کر دیا تھا۔ جواب دہندگان نے ممکنہ طور پر اپنی پوری سزا کاٹ دی تھی اور 1984 میں اس عدالت میں خصوصی اجازت کی درخواست دائر کرنے سے پہلے ہی، اگر کسی دوسرے معاملے میں ضرورت نہ ہوتی تو انہیں حراست سے رہا کر دیا جاتا۔ یہ کچھ عوامل ہیں جن پر عدالت کو اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی عرضیوں کی تعریف کرتے وقت غور کرنا ہوگا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مدعاعلیہان نے کشیشور رائے (چونکہ متوفی) کے ساتھ مل کر اس بدقسمت دن متوفی پر حملہ کیا۔ استغاثہ نے ریکارڈ پر کامیابی سے یہ ثابت کیا ہے کہ جواب دہندگان 1 سے 3 نے جرم کا ارتکاب کیا ہے اور ہم اس سلسلے میں نچلی دونوں عدالتوں کے ذریعے درج کردہ نتائج سے اتفاق کرتے ہیں۔ تاہم، سوال یہ ہے کہ آیا ملزم کی طرف سے کیا گیا جرم تعزیراتِ ہند کی دفعہ 302/34 کے تحت آتا ہے جیسا کہ ٹرائل کورٹ نے پایا ہے یا دفعہ 304/حصہ II کے تحت جسے دفعہ 34 تعزیراتِ ہند کے ساتھ پڑھا جاتا ہے جیسا کہ عدالت عالیہ نے پایا ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ریکارڈ پر موجود شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ رام برکش رائے مدعا علیہ نمبر 1 پر الزام ہے کہ وہ لاٹھی اور رسی سے لیس تھا جبکہ مدعا علیہ نمبر 2 گیانی منڈل کے پاس ایک چاقو تھا، جس سے اس نے متوفی کے شخص سے پستول نکالنے کے لیے بیلٹ کاٹ دی۔ اس لیے ملزموں کے پاس بھری ہوئی آتشی اسلحہ بھی تھا۔ گواہ استغاثہ 12 ڈاکٹر ٹی پی شاہی کے طبّی شواہد اور پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق متوفی کو لاٹھی یا چاقو یا پستول سے کوئی چوٹ نہیں پہنچی تھی۔ اس لیے جواب دہندگان نے ان ہتھیاروں میں سے کوئی بھی استعمال نہیں کیا جن سے وہ مسلح تھے۔ طبّی شواہد کے مطابق موت کی وجہ سینے اور گردن پر چوٹ کے نتیجے میں گلا گھونٹنے سے وابستہ صدمے اور خون بہنا تھا۔ استغاثہ کے گواہوں کے مطابق، جن پر نچلی دونوں عدالتوں کا ماننا ہے، متوفی کو صرف لاتوں اور مکوں سے چوٹیں آئیں۔ آنکھوں کی گواہی اور طبّی شواہد کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہمیں یہ ماننا مشکل لگتا ہے کہ ملزم جواب دہندگان نے متوفی کو چوٹ پہنچانے کا ارادہ کیا تھا جو کہ اس کی موت کا سبب بننے کے لیے عام نوعیت میں کافی تھے۔ اگر ملزم نے متوفی کی موت کا سبب بننے کا مشترکہ ارادہ کیا ہوتا تو انہیں پستول استعمال کرنے سے کوئی چیز نہیں روکتی تھی۔ عدالتوں کو جرم کے سوال پر غور کرتے وقت تمام حاضر حالات کو مدنظر رکھنا ہوتا ہے۔ یہ حقیقت کہ نہ تو چاقو اور نہ ہی لاٹھی اور نہ ہی پستول کا استعمال کیا گیا تھا، حالانکہ متوفی تنہا تھا اور اس پر چار نوجوانوں نے حملہ کیا تھا، یہ ظاہر کرتا ہے کہ تمام امکانات میں جواب دہندگان کا متوفی کی موت کا سبب بننے کا ارادہ نہیں تھا اور وہ صرف اس پر شدید حملہ کرنا چاہتے تھے۔ استغاثہ کی طرف سے ثابت کردہ حقائق اور ریکارڈ پر قائم حالات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مقدمہ تعزیراتِ ہند کی دفعہ 300 میں موجود قتلِ عمد کی تعریف کی چار شقوں میں سے کسی کے دائرے میں نہیں آتا ہے۔ تاہم، چوٹوں کا سبب بننے میں جیسا کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ میں دیکھا گیا ہے، جواب دہندگان کو اس علم سے منسوب کیا جانا چاہیے کہ ان کے اعمال سے وہ متوفی کی موت کا سبب بن سکتے ہیں، حالانکہ اس کی موت کا سبب بننے یا اس طرح کی جسمانی چوٹ کا سبب بننے کا کوئی ارادہ نہیں ہے جس سے اس کی موت کا امکان ہو۔ اس معاملے میں جرم، اس لیے دفعہ 304/حصہ 34/II تعزیراتِ ہند کے تحت قابل اثباتِ جُرم دفعہ 299 تعزیراتِ ہند کی تیسری شق کے مطابق 'مجرمانہ قتل کے مترادف نہیں ہوگا' اور اس لیے، عدالت عالیہ کا فیصلہ جہاں تک یہ دفعہ 304 حصہ II کے تحت مدعا علیہان کی اثباتِ جُرم کو ریکارڈ کرتا ہے، دفعہ 34 تعزیراتِ ہند کے ساتھ پڑھنے کا تعلق ہے، یہ ہمارے ہاتھوں سے کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کرتا ہے۔ اب جملے کے سوال پر آتے ہیں۔ عدالت عالیہ نے 7 سال کے قید با مشقت کا فیصلہ دیا ہے۔ حملے کی نوعیت، اور ریکارڈ پر موجود حاضری کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے،

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ جملہ ہمیں کافی نرم لگتا ہے اور اس میں اضافے کا مطالبہ کرتا ہے۔ تاہم، اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ جواب دہندگان 1 سے 3 نے تقریباً ایک دہائی پہلے 7 سال کی سزا گزاری ہو گی، ہم 7 سال آر آئی کی بنیادی سزا کو بڑھانے کی تجویز نہیں کرتے ہیں لیکن اس معاملے کے عجیب و غریب حقائق اور حالات میں، ہماری رائے ہے کہ انصاف کے مقاصد پورے ہوں گے، اگر جواب دہندگان 1 سے 3 کو بھی جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی جائے۔ ہم، اس کے مطابق، تین جواب دہندگان میں سے ہر ایک کی سزا کو 7 سال قید بامشقت سے بڑھا کر 7 سال قید بامشقت اور ہر ایک پر 2500 روپے کا جرمانہ کرتے ہیں۔ جرمانے کی ادائیگی نہ کرنے پر تینوں جواب دہندگان میں سے ہر ایک کو چھ ماہ تک مزید قید با مشقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کل جرمانہ (روپے 7500) جب وصول کیا جائے گا تو وہ اپیل کنندہ کو ادا کیا جائے گا۔

سزا میں مذکورہ ترمیم کے ساتھ، اپیل کی جزوی طور پر اجازت ہے۔

جزوی طور پر اپیل منظور کی جاتی ہے۔